مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان گورمانی

ذرائع ابلاغ کا غلط استعمال

دور حاضر قیادت کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے باعث نشانہائے قیامت کا تسبیح کے دانوں کی طرح ایک دوسرے کے پیچھے تانتا بندھ گیا ہے۔ گھر گھر مغنیہ ہے۔ جدید ساز اور جدید تصویر ہے۔ والدین غلام اولاد آقا۔ خائن حکمران' اہل دیانت و امانت محکوم۔ اہل علم ایک ایک کر کے اٹھ رہے ہیں۔ ظلمت چھا رہی ہے نور ناپید۔ جاہل وڈیروں کو دین کا مقتدا بنا لیا گیا ہے۔ گمراہی ایک شارع عام بن گئی ہے اور صراط مستقیم پر چلنے والے شاذو نادر۔ علامت ہائے قیامت جنہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک اعجوبہ خیال کرتے تھے' معمول بن چکی ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"دو جہنمی گروہ ہیں جنہیں میں نے ابھی تک دیکھا۔ ایک ایسی ظالم قوم جس کے پاس چابک ہونگے اور وہ ان سے لوگوں کی پٹائی کریں گے۔ اور دوسرے ایسی عورتیں جو بظاہر لباس میں ملبوس ہونگی اور ننگی ہونگی۔ دوسروں کو اپنی طرف مائل کرانے اور خود مائل ہونے والی ہونگی۔ ان کے سر کے بال عربی اونٹوں کے کوہانوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہونگے۔ وہ جنت میں داخل ہونگی نہ اس کی خوشبو پائینگی' حالانکہ اس کی خوشبو دور کی مسافت میں پائی جاسکتی ہے"۔ (رواہ مسلم)

یہ وہ دو گروہ ہیں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی علامت قرار دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح کے توسط سے افزائش میں انسان کو دوسری مخلوقات سے ممتاز بنا دیا ہے۔ بالخصوص اسے لباس جیسی نعمت سے نوازا۔ ساتھ ہی اپنا خلیفہ بنا کر احسان کی حد کر دی۔ حضرت آدم و حوا علیہما السلام سے جنت میں خطا صادر ہونے پر بہشتی لباس لے لیا

گیا' جس سے انہیں سخت ندامت اٹھانا پڑی:

"اور وہ اپنے اوپر بہشت کے درختوں کے پتے تھاڑنے لگے" (الاعراف)

قرآن کریم نے لباس کو اتاری ہوئی چیز۔ تعبیر یہ ہے گویا وحی کی طرح لباس بھی اس کے لیے خاص عطیہ خداوندی ہے:

"اے اولاد آدم ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہارے ستر ڈھانکتا ہے اور زینت کا باعث ہے اور پرہیز گاری کا لباس تو وہ سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں تاکہ وہ اس سے نصیحت حاصل کریں" (الاعراف)

لیکن افسوس' نسل آدم نے آدمؑ و حواؑ کے اس احساس کی قدر نہ کی۔ حیا جیسی فطری اور جبلی چیز کو اپنی ہوا و ہوس میں لٹا دیا۔ آج انسان نے اپنا لباس آپ ہی اتار پھینکا' اسے ننگے رہنے میں عار محسوس نہیں ہوتی۔ لباس' تصویر' آئینہ المختصر ایک جگہ نہیں ہر محفل میں برہنگی' یہ عمل انفرادی نہیں بلکہ ملکی سطح پر حکومت کی خواہش اور مرضی کے مطابق روز بروز اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور یہ عمل ہماری غلط تسکین کا سامان مہیا کر رہا ہے اور اسے ہمارے معاشرے کا لازمی جز بنا دیا گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

حیا اسلامی اخلاق میں خشت اول کی حیثیت رکھتی ہے' لیکن نفس امارہ ہے جو برائی کا حکم دیتا ہے۔ طبیعت چور ہے۔ (ان الطبع لصرق) ہر نئی بات جو دیکھنے میں آئے اس سے اثر قبول کرلیتی ہے' اس لئے بطور انسداد غض بصر کا حکم فرمایا ہے:

"مومنین سے کہدو وہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھیں۔ یہ ان کے لئے بہت پاکیزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ مومن عورتوں سے کہدو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں' مگر جو حصہ اس سے کھلا رہتا ہے" (النور)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت دوسری سے اتنی مخالطت نہ کرے کہ یہ اپنے خاوند کے ہاں اس کی وصف کا بیان کر سکے' گویا اس کا خاوند اسے دیکھ رہا ہے۔ آنحضرتؐ کو معلوم ہوا کہ مخنث لوگوں کے سامنے عورتوں کے اوصاف بیان کرتے ہیں تو ارشاد فرمایا: "یہ لوگ تمہارے گھروں میں نہ آئیں" (مشکوۃ' ص: ۲۲۸' ج: ۲)

علامہ محمد بن علی بن محمد شوکانیؒ تحریر فرماتے ہیں:

"علما نے مخنث کو گھروں سے نکالنے اور اس کے دور رکھنے کی تین وجوہ بیان کی ہیں۔

ا۔ آپ کا خیال تھا کہ یہ عورتوں کی حاجت نہیں رکھتے پھر جب مخنث سے اس قسم کا کلام سرزد ہوا تو آپ کا یہ گمان جاتا رہا۔

۲۔ عورتوں کے متعلق بیان بازی اور ان محاسن کی غمازی اور ان کے ستر کی باتیں مردوں کے روبرو بیان کرنا' حالانکہ شوہر کو منع کیا گیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کی شکل و صورت کو کسی کے سامنے بیان کرے۔ تو کیا شوہر کے سوا کوئی اور کسی عورت کے حلیہ سے لوگوں کو آگاہ کر سکتا ہے؟

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے متعلق یہ پتہ چلا کہ عورتوں کے اجسام اور ستر سے ان کی اطلاع اتنی بڑھ گئی ہے کہ بہت سی عورتوں کو بھی اتنی اطلاع نہیں ہے" (نیل الاوطار' ص: ۱۲۴' ج: ۵)

غور کا مقام ہے کہ ایک عورت اپنے شوہر کے سامنے اجنبی عورت کا حسن و جمال اور اس کی شکل و صورت بیان نہیں کر سکتی کہ اس سے فتنے کا اندیشہ ہے۔ تو کیا عالمی ریکارڈ کے ذریعہ عورت کے جسم و جاں کو پوری دنیا میں رسوا کیا جاسکتا ہے؟ جنس مخنث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں آنے سے روک دیا' تاکہ یہ اپنی زبان سے کسی نامحرم کے سامنے عورتوں کے بارے لب کشائی نہ کر سکیں۔ لیکن عیار قسم کے مخنث کو' جو بظاہر اندھا اور گونگا دکھائی دیتا ہے مگر فی الواقع وہ ترجمان محض نہیں بلکہ قصہ گو اور جملہ حرکات و سکنات کی عکاسی کرتا ہے اور جس سے کسی قسم کا خفا باقی نہیں رہ جاتا' اس قسم کے ٹی وی ...... جیسے مخنثین کو اہل اسلام کے گھروں میں بطور زینت کیسے برداشت کیا جاسکتا ہے۔یہ اپنے ناظرین کے سامنے ایسی نعت اور وصف بیان کرتا ہے' گویا وہ اس منعوت کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

ہمارے آقا فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ دیکھئے کہ اس زمانہ میں موجود آلات نہ تھے اور آپ نے کیسے بلیغ انداز میں قدرتی آلات کے استعمال اور اس سے کام لینے اور اس فحاشی سے دور رکھنے کا مسئلہ سمجھا دیا۔ ایک ذی عقل اور سلیم الطبع شخص کے

لیے اس میں بہت بڑا درس عبرت ہے۔

افسوس کہ ان قدرتی روابط وسائل سے فحاشی کا کام لیا جا رہا ہے' جو قدرت اور فطرت کے سرا سر منافی ہے۔ انسان میں علم و عمل' صنعت و حرفت' محنت اور جذبہ پیدا کرنے کے بجائے اسے بزدلی بے مروتی اور درندگی کا تباہ کن آلہ بنا دیا گیا ہے۔ جو کفران نعمت کا بہت بڑا سانحہ ہے اور انسانی قدروں کے حق میں موجب عار۔

ضرورت ہے

ملک بھر کی ویلفیئر سوسائٹیوں کی واحد ترجمانی کرنے والے ماہنامہ ضیاء الامت بھیرہ کو ملک بھر سے نمائندوں کی ضرورت ہے۔ درخواستوں کے ہمراہ دو فوٹو نقل شناختی کارڈ اور جوابی لفافہ آنا لازمی ہے۔ ویلفیئر سوسائٹیوں کے سربراہان اپنی سوسائٹی کے عہدیداران کے فوٹو سوسائٹی کے رفاہی کاموں کی رپورٹ برائے اشاعت بھجوائیں۔

رابطہ: ایوان صحافت پنڈی کوٹ۔ بھیرہ۔ ضلع سرگودھا

قارئین نوٹ فرمالیں

ماہنامہ الشریعہ کا شمارہ ۵ اور ۶' بابت فروری و مارچ ۹۴ء یکجا شائع کیا جا رہا ہے۔ اگلا شمارہ اپریل کا ہوگا' انشاء اللہ تعالیٰ۔
قارئین نوٹ فرمالیں

(ادارہ)